نبی کریمؐ کا صبر علی المصائب

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے اخلاص و وفا کو آزمانے کیلئے کبھی خوف، بھوک مصیبت سے اور کبھی جان و مال کی قربانی لیکر انکا امتحان کرتا ہے۔ جو لوگ اس امتحان میں پورے اتریں اور کسی جزع فزع اور بے صبری کے اظہار کی بجائے کمال صبر و وفا سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی ہم بھی اللہ کی ہی امانت ہیں اور ہم نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔) کہہ کر اپنے مالک کی مرضی پر راضی ہو جائیں تو اللہ ان پر راضی ہوتا ہے اور اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا اور انکو ہدایت یافتہ قرار دیتا ہے۔

(سورۃ البقرہ:156تا158)

نبی کریمؐ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ سب سے زیادہ ابتلاء اور مصائب کن لوگوں پر آتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نبیوں پر۔ پھر ان پر جو ان سے قریب ہوں پھر ان سے قریب تر لوگوں پر۔

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جتنا بڑا مقام تھا اسی مناسبت سے آپؐ پر ابتلاء بھی آئے۔ دین کی راہ میں کفار اور مشرکین کے دکھ بھی آپؐ نے

سہے۔عزیزوں، پیاروں کی موت فوت کے صدمے بھی کمال صبر سے برداشت کیئے۔اپنے سچے غلاموں کو بھی اسی صبر جمیل کی تعلیم دی۔

چنانچہ نو مسلم خواتین سے عہد بیعت لیتے ہوئے آپؐ یہ الفاظ بھی دوہراتے تھے کہ وہ مصیبت یا صدمہ کے وقت اپنا چہرہ نہیں نوچیں گی، نہ ہی ہلاکت کی بددعا اور واویلا کریں گی۔نہ گریبان پھاڑیں گی۔اور نہ ہی بال بکھیر کر بین کریں گی۔(ابوداؤد) 1

اسی طرح آپؐ نے فرمایا جب کسی کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا ٹکڑا چھین لیا؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تیری حمد کرتا تھا اور اِنّا لِلّٰہِ کہہ کر تیری رضا پر راضی تھا۔اللہ فرماتا ہے۔میرے بندے کیلئے جنت میں گھر بناؤ اور اسکا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔(ترمذی) 2

نبی کریمؐ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ میری امت کو مصیبت کے وقت اِنّا لِلّٰہِ کہہ کر اللہ کی رضا پر راضی ہونے کے اظہار کا جو سلیقہ دیا گیا ہے یہ مقام اور کسی امت کو اس سے پہلے نہیں دیا گیا۔(ھیثمی) 3

حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابوسلمہؓ فوت ہوئے تو میں نے ارادہ کیا کہ پرانے رواج کے مطابق انکا ایسا ماتم کرونگی

کہ دنیا یاد رکھے گی۔ میں اس کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گئی۔ ایک اور عورت بھی ماتم اور بین میں میری مدد کیلئے آ گئی۔ اتنے میں نبی کریمؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اُس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جس سے اللہ نے شیطان نکال دیا۔ ام سلمہؓ پر اس نصیحت کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ وہ کہتی ہیں کہ میرا رونا بند ہو گیا اور میں رو ہی نہیں سکی۔ (مسلم) 4

ام سلمہؓ کہتی ہیں مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تم دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس مصیبت کا بہتر بدلہ دے۔ میں سوچتی تھی کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ہوگا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ سے عقد کروادیا تو مجھے اس دعا کی قبولیت سمجھ آئی۔ (مسلم) 5

ایک دفعہ نبی کریمؐ ایک عورت کے پاس سے گزرے، جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے اسے نصیحت کی کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے آپ کو پہچانا نہیں اور کہا پیچھے ہٹو تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ اسے جب بتایا گیا کہ یہ تو نبی کریمؐ تھے تو آپؐ کے گھر حاضر ہوئی اور معذرت کی کہ میں نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ (گویا اب میں صبر کرتی ہوں) آپ نے فرمایا اصل صبر تو صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔ (بعد میں رفتہ رفتہ آ ہی جاتا ہے)۔ (بخاری) 6

اس عورت کا رسول اللہؐ کے پاس آ کر معذرت کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ جانتی تھی کہ نبی کریمؐ نے اس سے بڑے مصائب پر صبر کیا۔ ماں کی وفات پر اپنے

پیارے دادا اور چچا کی وفات پر۔اپنی عزیز بیوی خدیجہؓ کی جدائی پر۔اپنے کئی بیٹوں اور بیٹیوں کی وفات پر جن کی تعداد گیارہ تک بیان کی گئی ہے۔حضرت خدیجہؓ کے بطن سے آپ کی نرینہ اولاد قاسمؓ، طاہرؓ، طیبؓ کم سنی میں اللہ کو پیارے ہو گئے اور آپؐ نے صبر کیا۔ماریہ قبطیہ کے بطن سے آخری عمر کی اولاد ابراھیمؓ پیدا ہوئے۔جو آپ کو بہت پیارے تھے ابو سیف کے گھر میں رضاعت کے لئے صاحبزادہ ابراھیم کو رکھا گیا تھا، آپؐ وہاں اپنے اس لخت جگر سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔آپؐ ابراھیمؓ کو اٹھا کر سینے سے لگاتے اور پیار کرتے۔اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آپؐ نے اس بیٹے کی صلاحیتوں کے بارہ میں فرمایا تھا کہ اگر صاحبزادہ ابراھیمؓ زندہ رہتے تو ضرور سچے نبی ہوتے۔(ابن ماجہ)[7]

جب ابراھیم کی وفات کا وقت آیا تو رسول کریمؐ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔اپنے خدا کی رضا کے آگے، جو آپ کو ابراھیمؓ سے کہیں زیادہ پیارا تھا، یہ کہتے ہوئے سر جھکا دیا کہ اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزُنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا بِمَایَرْضَی بِہٖ رَبُّنَا وَاِنَّا عَلٰی فِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہیں لائیں گے اور اے ابراھیم ! ہم تیری جدائی پر سخت غمگین ہیں۔(بخاری)[8]

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریمؐ کی صاحبزادی

اُم کلثومؓ کا جنازہ قبر میں رکھا گیا تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی مِنۡهَا خَلَقۡنَـٰكُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ (سورة طٰهٰ: 56)

کہ اس زمین سے ہی ہم نے تم کو پیدا کیا۔ اس میں دوبارہ داخل کریں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

پھر جب انکی لحد تیار ہوگئی تو نبی کریمؐ خود مٹی کے ڈھیلے اٹھا کر دینے لگے اور فرمایا کہ انیٹوں کے درمیان سوراخ ان سے بند کردو۔ پھر فرمایا کہ ایسا کرنے کی کوئی ضرورت تو نہیں مگر زندوں کا دل اس سے مطمئن ہوتا ہے۔ (ھیثمی) 9

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول کریمؐ کی دو بیٹیوں کے جنازہ میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ رسول اللہؐ قبر کے پاس تشریف فرما تھے اور میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی صاحبزادی رقیہؓ فوت ہوئیں تو عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمرؓ کوڑے سے انہیں مارنے لگے تو نبی کریمؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے پیچھے ہٹایا، فرمایا اے عمرؓ! رہنے دو۔ پھر آپؐ نے عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ تم شیطانی آوازوں (یعنی چیخ و پکار) سے اجتناب کرو۔ پھر فرمایا کہ بے شک ایسے صدمے میں آنکھ کا اشکبار ہو جانا اور دل کا غمگین ہونا تو اللہ کی طرف سے ہے، جو دل کی نرمی اور طبعی محبت کا نتیجہ ہے۔ ہاتھ اور زبان سے ماتم شیطانی فعل ہے۔ (احمد) 10

حضرت اسامہ بن زیدؓ حضرت زینبؓ کے ایک صاحبزادے کی وفات کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحبزادی نے آپؐ کو پیغام بھجوایا کہ میرا بیٹا جان کنی کے عالم میں آخری سانس لیتا نظر آتا ہے۔آپؐ تشریف لے آئیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ان کو جاکر سلام کہو اور یہ پیغام دو یہ اللہ کا ہی مال تھا، اس نے واپس لے لیا، اسی نے عطا کیا تھا۔اور ہر شخص کی اللہ کے پاس میعاد مقرر ہے۔اس لئے میری بیٹی صبر کرے اور اللہ سے اس کے اجر کی امید رکھے۔اس پر آپؐ کی صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھجوایا اور قسم دیکر کہلا بھیجا کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔آپؐ تشریف لے گئے ،سعد بن عبادہؓ ،معاذ بن جبلؓ ،ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ اور کچھ اور اصحاب آپؐ کے ساتھ تھے۔وہ بچہ آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔اس کی جان نکل رہی تھی۔رسول اللہؐ کی آنکھوں میں آنسو بھرآئے۔حضرت سعدؓ نے تعجب سے کہا یارسول اللہؐ یہ کیا؟ آپ نے فرمایا یہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔(بخاری) 11

نبی کریمؐ کے بہت پیارے چچا حضرت حمزہؓ جو مکہ میں مصائب کے زمانہ میں آپؐ کی پناہ بنے تھے۔احد میں شہید ہوئے ان کی نعش کا مثلہ کر کے کان ناک کاٹے گئے اور کلیجہ چبا کر پھینکا گیا اور بے حرمتی کی گئی۔نبی کریمؐ اپنے پیارے چچا کی نعش پر تشریف لائے ،نعش کی حالت دیکھی اور فرمایا کہ اگر مجھے اپنی پھوپھی صفیہ کے غم کا خیال نہ ہوتا تو حمزہؓ کی نعش کو اسی حال میں چھوڑ دیتا کہ درندے اسے کھا جاتے اور قیامت کے دن ان کے پیٹوں سے اس کا حشر ہوتا۔پھر آپؐ نے

ایک چادر کا کفن دیکر انہیں دفن کر دیا۔

رسول اللہؐ نے دوستوں کی موت کے صدمے بھی دیکھے۔احدؔ میں ستر صحابہ شہید ہوئے تھے مگر آنحضرتؐ کمال صبر سے راضی برضا رہے۔غزوۂ موتہ میں آپؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؓ،حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ شہید ہوگئے۔اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو وحی کے ذریعہ اطلاع فرمائی۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریمؐ مجلس میں تشریف فرما تھے اور چہرہ سے حزن و ملال کے آثار صاف ظاہر تھے۔کسی نے آکر عورتوں کے بین کرنے کا ذکر کیا تو آپؐ نے اُن کو سمجھانے کی ہدایت فرمائی۔(مسلم)[12]

نبی کریمؐ کی اس پاکیزہ تعلیم کا نتیجہ تھا کہ ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنت جحش نے اپنے سگے بھائی کی وفات کے تیسرے دن آرائش کا سامان منگوا کر چہرے کی تزئین کی۔اور فرمایا کہ بے شک مجھے اس عمر میں اس آرائش کی ضرورت نہیں،مگر میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ خاوند کے سوا کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا ضروری ہے۔یہی حال دیگر ازواج مطہرات کا تھا۔

نبی کریمؐ نے اپنے ساتھیوں کے عزیزوں کی موت کے صدمے میں بھی شریک ہوئے اور اُنہیں صبر کا نمونہ دکھانے کی نصیحت فرمائی۔نوجوان صحابی حضرت معاذؓ بن جبل کا بیٹا فوت ہوگیا۔نبی کریمؐ نے ان کے ساتھ اظہار افسوس

کرتے ہوئے جو تعزیتی خط تحریر فرمایا وہ آپؐ کے صبر و رضا کا ایک شاہکار ہے۔آپؐ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر فرمایا:۔

''یہ خط محمد رسول اللہؐ کے طرف سے معاذ بن جبلؓ کی طرف ہے۔آپ پر سلام ہو میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں ،جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔اس کے بعد تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم اجر عطا کرے اور آپ کو صبر الہام کرے اور ہمیں اور آپ کو شکر کی توفیق دے۔(یاد رکھو) ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل وعیال سب اللہ کی عطا ہیں۔ یہ امانتیں ہیں جو اس نے ہمارے سپرد فرمائی ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس بچے کے عوض سچی خوشی نصیب کرے اور اسکی موت کے بدلے تمہیں بہت سا اجر برکتوں اور رحمتوں اور ہدایت کا عطا کرے۔اگر تم ثواب کی نیت رکھتے ہو تو صبر کرو اور واویلا کر کے اپنا اجر ضائع نہ کر بیٹھو کہ بعد میں تمہیں ندامت ہو اور جان لو کہ واویلا کرنے سے مردہ واپس نہیں آجاتا۔نہ ہی جزع فزع اور بے صبری غم کو دور کرتی ہے اور جو مصیبت انسان کے مقدر میں ہے وہ تو آنی ہی ہوتی ہے۔والسلام''(ھیثمی)13

حوالہ جات

1 ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی لنوح

2 ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصیبة

3 مجمع الزوائد کتاب الجنائز باب الاستر جا ع بحوالہ طبرانی کبیر

4 مسلم کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت1530

5 مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عندالمریض والمیت1528

6 بخاری کتاب الجنائز باب الصبر عندالصدمة الاولیٰ

7 ابن ماجه کتاب الجنائزباب ماجاء فی الصلوة علی ابن رسول اللہؐ1499)

8 بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی انا بک لمحزونون

9 مجمع الزوائد کتاب الجنائزباب مایقول اذا ادخل القبر

10 مسند احمد جلد1ص335بیروت

11 مسلم کتاب الجنائزباب البکاء علی المیت1531

12 بخاری کتاب الجنائزمن جلس عندالمصیبة یعرف فیه الحزن

13 مجمع الزوائدللهیثمی جلد3ص3بیروت